ساتواں
جلسۂ تقسیم اسناد
2018

خطبۂ جلسۂ تقسیم اسناد

از

ڈاکٹر ایس وائی قریشی آئی اے ایس (ریٹائرڈ)

سابق چیف الیکشن کمشنر

حکومت ہند

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

Maulana Azad National Urdu University

پارلیمنٹ ایکٹ کے تحت ۱۹۹۸ء میں قائم شدہ مرکزی یونیورسٹی

نیشنل اسسمنٹ اینڈ ایکریڈیشن کونسل (NAAC) سے بحیثیت ''اے گریڈ'' تصدیق شدہ

گچی باؤلی حیدرآباد 032 500، ریاست تلنگانہ

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

ساتواں خطبۂ جلسۂ تقسیم اسناد

از

مہمان خصوصی

ڈاکٹر ایس وائی قریشی، آئی اے ایس، سابق چیف الیکشن کمشنر آف انڈیا

پروفیسر جی گوپال ریڈی، معزز رکن یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی)، ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، معزز وائس چانسلر مانو، پروفیسر شکیل احمد، پرووائس چانسلر مانو، ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار مانو، یونیورسٹی کے مختلف اسکولوں کے قابل احترام ڈینس، یونیورسٹی کورٹ، اگیزیکیٹو اور اکیڈمک کونسلوں کے ارکان، مانو کے اساتذہ وغیر تدریسی عملے کے ارکان اور ان سب سے اہم مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے تمام کامیاب فارغین اور ان کے قابل فخر والدین۔

آپ تمام کی خدمت میں آداب وتسلیمات!

میں اپنی جانب سے تمام طلبا کو اپنے اپنے کورسز اور پروگراموں سے فارغ ہونے پر،

اساتذہ کو ان کی تدریس ورہنمائی کے لیے،

انتظامیہ کو تدریس واکتساب کے عمل میں سہولتیں فراہم کرنے کے لیے

اور والدین کو ملک کی تعلیمی ترقی کا حصہ دار بننے پر صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے متعلق میرے تجربے اور مشاہدے نے مجھے اس بات

پر قائل کر دیا کہ یہ یونیورسٹی بہت تیزی کے ساتھ ہمارے ملک کی تعلیمی، سماجی، ثقافتی اور قومی سرگرمیوں کا ایک مرکز بنتی جا رہی ہے۔ یہ بات باعث فخر ہے کہ محض 20 برس کے مختصر عرصے میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے تعلیم کے شعبے قابل فخر ترقی کی ہے۔ اس وقت یہاں 7 تعلیمی اسکولس قائم ہیں جن میں 24 مختلف شعبہ جات کے ذریعے سرٹی فیکیٹ کورس سے لے کر پی ایچ ڈی تک کل 84 پروگرام اور کورسز چلائے جا رہے ہیں۔

اس ادارے کے اسکولوں، کالجوں اور صدر مقام میں پرائمری سے پی ایچ ڈی تک کی تعلیم اردو میں دی جا رہی ہے۔ یہ خصوصیت اس یونیورسٹی کو ایک مکمل علمی مرکز بنا دیتی ہے جو پورے ملک میں اردو جاننے والے عوام کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کر رہی ہے۔ بلاشبہ تعلیمی پروگراموں اور کورسز کے حوالے سے یونیورسٹی کی توسیع و ترقی نہایت ہی خوش آئند ہے۔

میں یونیورسٹی کے منصوبہ سازوں بشمول موجودہ شیخ الجامعہ کے علاوہ ان تمام افراد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس جامعہ کو ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کے ایک معیاری ادارے کی حیثیت سے قائم کرنے میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ جس شخصیت کے نام سے یہ جامعہ منسوب ہے وہ بھی آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی صورتحال اور اس کی ترقی کو دیکھ کر بہت خوشی محسوس کرتے۔

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یونیورسٹی کی جانب سے اردو میں فراہم کیے جانے والے تعلیمی پروگراموں بشمول تکنیکی و سائنسی پروگرام اور ان پروگراموں میں لڑکیوں کی کثیر تعداد کے داخلے کے ذریعے اردو زبان کی ترویج و ترقی، اردو میں تکنیکی تعلیم کی فراہمی اور خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ جیسے یونیورسٹی کے اہم مقاصد کی تکمیل ہو رہی ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا یہ ساتواں جلسہ تقسیم اسناد اس امر کا واضح اظہار ہے کہ

اس جامعہ نے کیا کچھ حاصل کیا ہے اور کیا کچھ کرنے کی اس میں اہلیت ہے۔

آزاد ہندوستان کے تعلیمی منصوبہ ساز کی حیثیت سے مولانا ابوالکلام آزاد نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ اظہر من الشّمس ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی کامیابیاں اور اس کی ترقی مولانا ابوالکلام آزاد کی تعلیمی پالیسیوں کے لیے ایک بہترین خراج عقیدت ہے۔

مولانا آزاد نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا 'مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے تمام تعلیمی منصوبوں کا انحصار حتمی طور پر خواتین کی مناسب تعلیم پر ہی ہے۔ اگر خواتین کو تعلیم دی جاتی ہے تو ہمارے آدھے سے زیادہ مسائل حل ہو جائیں گے۔ (تقریر بعنوان 'سماجی تعلیم' مولانا آزاد کی تقریریں 1947-1958)

میں دیکھ رہا ہوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی مولانا آزاد کی اس ہدایت پر عمل پیرا ہے اور میرا مشاہدہ ہے کہ یہ اپنے تعلیمی پروگراموں اور ہر سطح کے تمام کورسز میں خواتین کے لیے مواقع فراہم کرتے ہوئے حقیقی معنی میں خواتین کو بااختیار بنانے کی طرف گامزن ہے۔

عزیز فارغینِ یونیورسٹی!

آج کے اس اہم موقع پر میں آپ کو یہ مشورہ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ جس شعبۂ علم سے بھی فارغ ہوئے ہوں یا جس سطح کی بھی سند حاصل کی ہو، چاہے وہ پی ایچ ڈی ہو یا پوسٹ گریجویشن، آپ کا یہ فریضہ ہے کہ اس شعبہ علم کی خدمت کریں اور اپنے ملک و انسانیت کی خدمت کرتے ہوئے اس مقام کے تقدس کو برقرار رکھیں۔

عزیزو! محض ڈگری کے لیے تعلیم کا حصول نہ صرف وقت اور وسائل کا زیاں ہے بلکہ یہ ان سب کے لیے نقصان دہ بھی ہے جنہوں نے اس میں حصہ لیا ہے۔ مولانا آزاد نے بہت پہلے

زرعی تعلیم سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اس حقیقت کا اظہار کردیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا 'ہماری اکثر جامعات میں زرعی تعلیم کے لیے بھی کچھ سہولتیں موجود ہیں، لیکن یہ تعلیم زیادہ تر نظریاتی ہے، اسی لیے زراعت پر سائنس کے اطلاق سے جن نتائج کی ہمیں توقع تھی وہ پوری نہیں ہوئیں۔ ہمارے زرعی گریجویٹس تقریباً ہر کام کے لیے موزوں ہیں لیکن وہ خود کاشت کار نہیں بن پاتے ہیں۔ ('زراعت اور تعلیم' مولانا آزاد کی تقریریں 1947-1958 صفحہ 173)

1954 میں مولانا ابولکلام آزاد نے تعلیمی شعبے میں اصلاحات کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا تھا۔ 'میرے خیال میں آپ تمام اس بات سے اتفاق کریں گے کہ دو سطحوں پر ہندوستان میں تعلیم کی اصلاح بہت ضروری ہو چکی ہے۔ اولاً یونیورسٹی تعلیم کے میدان میں اور ثانیاً اسکولی تعلیم۔' اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود یہ محسوس ہوتا ہے کہ مولانا کی کہی ہوئی بات کی معنویت آج بھی باقی ہے۔ جب میں عمومی صورت حال کو دیکھتا ہوں تو یقیناً حالت کافی بہتر ہوئی ہے لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

تاہم، مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کم وقت میں شاندار ترقی کی ہے، اور اردو بولنے والوں کے لیے اسکولی سطح سے اعلیٰ سطح تک تعلیم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ خواتین کی تعلیم پر بہت زیادہ توجہ کے حوالے سے اس کی پیش رفت غیر معمولی ہے۔

سائنسی و تکنیکی تعلیم میں بھی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی ترقی قابل ذکر ہے۔ اردو میں انجینئرنگ اور سائنس کی تعلیم فراہم کرنا اپنے آپ میں ایک قابل قدر کارنامہ ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا ایک قومی جامعہ کی حیثیت سے ارتقا بھی اس اعتبار سے قابل تعریف ہے کہ ملک کے تمام حصوں سے طلبا اپنی پسندیدہ تعلیم کے حصول کے لیے یہاں آتے ہیں اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اپنے نام میں 'نیشنل' کے لفظ کی واقعی حقدار ہے۔

میرا یہ احساس ہے کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے طلبا میں فکری ارتقا کا اصل سبب شیخ الجامعہ کی جانب سے طلبا کی تعلیمی بہبود پر دی جانے والی غیر معمولی توجہ ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ان تمام افکار و خیالات کو سمونے کی کوشش کرتی ہے جو اس کے طلبا و اسکالرس کی ذہنی، سماجی اور ثقافتی ترقی کا سبب بنتے ہیں۔

عزیز فارغین!

آج اسناد کے حصول اور ہندوستان کے قابل فخر تعلیم یافتہ شہری بننے کے بعد آپ پر یہ فرض عائد ہوجاتا ہے کہ اپنے دوستوں، شناساؤں اور ان تمام لوگوں کی مدد کریں اور ان کے لیے بھی ایسے ہی مواقع پیدا کریں جو آگے نہیں بڑھ سکے یا غربت، سہولت کی کمی اور رہنمائی کی ضرورت کی وجہ سے کہیں رک گئے۔

یہ وہ کم سے کم خدمت ہے جو آپ اپنے ملک کی کر سکتے ہیں جس نے نہ صرف اپنا سرمایہ اور وسائل آپ پر صرف کیے ہیں بلکہ اس نظام کو بھی تیار کیا ہے جس سے آپ نے علمی و فکری طور پر استفادہ کیا ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے تمام فارغین کو آج اپنی خوش بختی پر ناز کرتے ہوئے شکر گزار ہونا چاہیے کہ انہیں اپنے ملک کی خصوصی توجہ حاصل ہوئی ہے، اس ملک نے انہیں اردو زبان میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اور انہیں بھی یہ سوچنا چاہیے کہ وہ اس کے بدلے میں اپنی یونیورسٹی اور ملک کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔

میرے ذہن میں ایک تجویز ہے وہ یہ کہ، اپنے پروگرام کی تکمیل کے بعد آپ یونیورسٹی کے طلبائے قدیم میں شامل ہوجائیں گے اور میرا یہ احساس ہے کہ طلبائے قدیم یونیورسٹی کی تعلیمی

وتحقیقی سرگرمیوں کے دائرے کو بڑھانے میں کافی کام کرسکتے ہیں۔انجمن طلبائے قدیم یا ان کا کوئی سیل ایک ایسا موثر وسیلہ ہے جس کے ذریعے آپ اپنی جامعہ کی مالی اور علمی خدمت کرسکتے ہیں۔چند غریب طلبا کی کفالت کی ذمہ داری اٹھانے سے لے کر انہیں علمی وفکری طاقت فراہم کرنے تک کئی ایسے طریقے ہیں جن کے ذریعے آپ اپنی خدمات پیش کرسکتے ہیں۔

سائنسی تعلیم اوراس کے حصول کی اہمیت پر زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے، کیوں کہ دورحاضر میں اس پر کافی گفتگو ہو چکی ہے۔اسے لازمی تسلیم کرلیا گیا ہے۔تاہم مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے طلبا کو اس بات پر اپنی توجہ مرکوز کرنی چاہیے کہ سائنس وٹکنالوجی کو مفید مقاصد کے لیے کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے اور سائنس وٹکنالوجی کے کون سے میدان ایسے ہیں جو انسانوں کو مروت اور ہمدردی کے ساتھ ترقی کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔

مولانا آزاد 'الہلال' میں تحریر کردہ ایک مضمون میں فرماتے ہیں 'مریض کا علاج کیجیے صحت مند کا نہیں'۔مولانا نے کتنی صحیح بات کہی تھی! کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ سائنس وٹکنالوجی میں ہونے والی تمام ترقی صرف صحت مندوں یا دیگر الفاظ میں دولت مندوں کے ہی کام آرہی ہے؟ مثال کے طور پر میڈیکل سائنس میں ہونے والی ترقی کو دیکھیے۔اس میدان میں ہونے والی ترقی سے کون استفادہ کرپارہے ہیں؟ ہم اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مالی اعتبار سے صحت مند یعنی دولت مند افراد ہی اس سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔جو ترقی غریبوں اور خستہ حالوں تک نہ پہنچ سکے کیا اسے آپ ٹکنالوجی کی ترقی کہہ سکتے ہیں؟ کسی بھی ملک میں کسی بھی میدان میں ہونے والی ترقی کی پیمائش اس بنیاد پر کی جانی چاہیے کہ وہ دولت مندوں کے لیے نہیں بلکہ غریبوں کے لیے کس قدر فائدہ مند ہے۔

میں آپ کو اس پہلو سے غور وفکر کی دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس سلسلے میں کیا کرسکتے

ہیں۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اپنی یونیورسٹی اور اپنے ملک کے لیے کچھ کرنے کے بارے میں سوچنے سے پہلے کسی بہتر روزگار کا حصول آپ کے ذہن وفکر کی اولین ترجیح ہوگی۔ لیکن میں آپ کو یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ بعض اوقات فارغین اور گریجویٹس اپنے لیے جو اہداف متعین کر لیتے ہیں وہ ان کے ذہنوں سے اپنی یونیورسٹی اور ملک کے تئیں فرائض کو محو کر دیتے ہیں۔

میں آج فارغ ہونے والے طلبا کو ایک بار پھر مبارکباد دیتے ہوئے اپنی بات کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور اس موقع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے دعوت دینے اور کامیاب طلبا تک میرے خیالات کو پہنچانے کا موقع فراہم کرنے کے لیے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جے ہند۔